

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## نیت کی اہمیت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اے لوگو! بے شک بروز قیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔  
(انفردوس بماثور الخطاب ۲۷۷/۵، حدیث ۸۱۷۵) (ثواب بڑھانے کے نسخے)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔  
☆ نگاہیں نیچی کیے خوب توجُّہ کے ساتھ کان لگا کر سنوں گی۔ ☆ آہم باتیں لکھوں گی۔ ☆ علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانوں بیٹھوں گی۔ ☆ صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ، اذْكُرُوا اللَّهَ، تُؤَبِّوْا لِي اللَّهُ وغيره سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والی کی دلجوئی کی نیت سے آہستہ آواز میں جواب دوں گی۔ ☆ میں بھی نیت کرتی ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لیے بیان کروں گی۔ ☆ نیکی کا حکم دوں گی بُرائی سے منع کروں گی۔ ☆ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گی۔

## 63 مدنی انعامات کے رسالے کی ترغیب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ نے ہمیں اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "مدنی انعامات" عطا فرمائے ہیں۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! مسلمانوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے کے لیے سوال نامے کی صورت میں اسلامی بہنوں کے لیے 63 مدنی انعامات پیش کیے گئے ہیں۔ ایک مسلمان کے لیے مدنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ مدنی انعامات کا بغور مطالعہ فرمائیں گی آپ دیکھیں گی کہ ان مدنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حصول کے مدنی پھول خوشبو لٹارہے ہیں تو کہیں گناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی برکتیں لٹارہے ہیں۔ ترغیب و تحریریں کے لیے ان مدنی انعامات میں سے ایک کے فضائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔ اگر مکمل توجہ کے ساتھ شرکت رہی تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل مدنی انعامات پر عمل کرنے کے لیے بے قرار ہو جائے گا۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعام نمبر 1 میں ارشاد فرماتے ہیں: "کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی ترغیب دلائی؟"

میٹھی میٹھی اسلامی بہوش شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں جو 63 مدنی انعامات کے رسالے میں پہلا مدنی انعام ہر نیک و جائز کام سے پہلے اچھی اچھی نیتوں کا عطا فرمایا ہے اس کا اندازہ آپ کو آج کے بیان سے بخوبی ہو جائے گا کہ ہر نیک و جائز کام سے پہلے نیتیں کرنے کے فائدے اور نہ کرنے کے نقصانات اور اچھی، بُری نیت کے تعلق سے معلوماتی فتویٰ اور پہلے کے مسلمانوں کی علم نیت سے کس قدر دلچسپی تھی بیان کروں گی۔ آئیے سب سے پہلے حکایت سنتے ہیں۔

### پھولا پھلا باغ منٹوں میں تاراج

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر اٹھالیے جانے کے تھوڑے دنوں بعد کا واقعہ ہے کہ یمن میں "صنعا" شہر سے دو کوس کی ذوری پر ایک باغ تھا جس کا نام "ضروان" تھا۔ اُس باغ کا مالک بہت ہی نیک نفس اور سخی آدمی تھا۔ اُس کا دستور یہ تھا کہ پھلوں کو توڑتے وقت وہ فقیروں اور مسکینوں کو بلاتا تھا اور اعلان کر دیتا تھا کہ جو پھل ہو اسے گر پڑیں یا جو ہماری جھولی سے الگ جا گریں وہ سب تم لوگ لے لیا کرو اس طرح اُس باغ کا بہت سا پھل فقراء و مسکین کو مل جایا کرتا تھا۔ باغ کا مالک فوت ہو گیا تا اُس کے تینوں بیٹے اُس باغ کے مالک ہوئے مگر یہ تینوں بہت بخیل تھے اُن لوگوں نے آپس میں طے کر لیا کہ اگر فقیروں اور مسکینوں کو ہم لوگ بلائیں گے تو بہت سے پھل یہ لوگ لے جائیں گے اور ہم لوگوں کے اہل و عیال کی روزی میں تنگی ہو جائے گی چنانچہ ان تینوں بھائیوں نے قسم کھا کر یہ طے کر لیا کہ سورج نکلنے سے قبل ہی چل کر ہم لوگ باغ کا پھل توڑ لیں تاکہ فقراء و مساکین کو خبر ہی نہ ہو۔ ان لوگوں کی بد نیتی کی نحوست نے یہ اثر بند دکھایا کہ ناگہاں رات ہی میں اللہ تعالیٰ نے باغ میں آگ بھیج دی جس نے پورے باغ کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالا اور ان لوگوں کو اس کی خبر بھی نہ ہوئی۔ یہ لوگ اپنے منصوبے کے مطابق رات کے آخری حصے میں نہایت خاموشی کے ساتھ پھل توڑنے کے لیے روانہ ہو گئے اور راستے میں چپکے چپکے باتیں کرتے تھے تاکہ فقیروں اور مسکینوں کو خبر نہ مل جائے لیکن یہ لوگ جب باغ کے پاس پہنچے تو وہاں جلے ہوئے درختوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ چنانچہ ایک بول پڑا کہ ہم لوگ راستہ بھول کر کسی اور جگہ چلے آئے ہیں مگر ان میں جو بہ نسبت دوسرے بھائیوں کے کچھ نیک نفس تھا اُس نے کہا ہم راستہ نہیں بھولے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے

ہمیں پھلوں سے محروم کر دیا ہے لہذا تم لوگ اللہ کا ذکر کرو۔ انہوں نے یہ پڑھنا شروع کر دیا کہ: یعنی ہمارے رب کے لیے پاکی ہے ہم لوگ یقیناً ظالم ہیں (کہ ہم نے فقراء اور مساکین کا حق مار لیا) پھر وہ تینوں بھائی ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور آخر میں یہ کہنے لگے کہ:

ترجمہ کنزالایمان: "اُمید ہے کہ ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے اور ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں۔" (پ ۲۹، القلم ۳۲)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا کہ جب انہوں نے سچے دل سے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی توبہ قبول فرما کر انہیں اس کے بدلے ایک دوسرا باغ عطا فرما دیا جس میں بہت زیادہ اور بڑے بڑے پھل آنے لگے۔ اُس باغ کا نام "حَيَوَان" تھا اور اُس میں ایک انگور اتنا بڑا ہوتا کہ اُس کا ایک خوشہ ایک خچر کا بوجھ ہو جایا کرتا تھا۔ حضرت ابو خالد یمانی قَدَسَ سِرُّهُ النُّورَانِي کا بیان ہے کہ میں اُس باغ میں گیا تو میں نے دیکھا کہ اُس باغ میں انگوروں کے خوشے جَنَشِي آؤمی کے قَدِّ کے برابر تھے۔ (تفسیر صاوی ج ۶، ص ۲۲۱۶، پ ۲۹، القلم ۳۲)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس واقعہ سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ سخاوت اور نیک نیتی کا انہماک میں خیر و برکت اور فروانی کا سبب ہے جب کہ بخیلی و بدنیتی کا نتیجہ مال کی ہلاکت و بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سچی توبہ کر لینے سے اللہ تعالیٰ زائل شدہ نعمت سے بڑی اور بڑھ کر نعمت عطا فرمادیتا ہے لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہر نیک و جائز کام میں اپنا مال خرچ کرنے سے پہلے رضائے الہی کے ساتھ اچھی اچھی نیتیں بھی کر لیا کریں اور غریبوں کی دل کھول کر مدد بھی کیا کریں۔ اس کے علاوہ دیگر نیک کاموں مثلاً نماز کے لیے وُضُو کرنے، مسلمانوں کو سلام و مصافحہ کرنے، کھانا کھانے، سونے اور سو کر بیدار ہونے، تیل لگانے، آنکھوں میں سُرْمہ لگانے جیسے نیک کاموں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے کی نیت کے ساتھ ساتھ دیگر اچھی اچھی نیتیں بھی کر لی جائیں تو اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ نیت کا ثواب ضرور عطا فرمائے گا۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے! عمل کی قبولیت کے لئے ثوابِ آخرت کی نیت ضروری ہے چنانچہ پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل کی اُنیسویں آیت کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: "اور جو آخرت چاہے اور اُس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو ان ہی کی کوشش ٹھکانے لگی۔"

اس آیت کریمہ کے تحت صَدْرُ الْاَقَا ضل حضرت علامہ مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَلْهَادِي فرماتے ہیں: عمل کی قبولیت کے لیے تین چیزیں درکار ہیں:

1. طالبِ آخرت ہونا یعنی اچھی نیت کا ہونا۔
  2. کوشش کرنا یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔
  3. ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ (خزائن العرفان ۵۵۴)
- میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس آیت کریمہ کی تفسیر سے پتہ چلا کہ عمل کی قبولیت میں جو تین چیزیں درکار ہیں ان میں سب سے پہلے اچھی نیت کا ہونا ضروری ہے۔

## نیت کسے کہتے ہیں؟

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے 'نیت دل کے بچختہ ارادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو۔' اور شریعت میں "نیت" عبادت کے ارادے کو کہتے ہیں۔ (نُزْهُةُ الْقَارِي ج ۱ ص ۱۶۹)

آئیے اس تعلق سے مزید مدنی پھول سُنتے ہیں جنہیں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اپنے رسالے "ثواب بڑھانے کے نسخے" صفحہ نمبر 4 پر تحریر فرمایا ہے۔

1. بغیر اچھی نیت کے کسی بھی نیک کام کا ثواب نہیں ملتا۔
2. جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔
3. نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی دوہرا لینا زیادہ اچھا ہے، دل میں نیت موجود نہ ہونے کی صورت میں صرف زبان سے نیت کے الفاظ ادا کر لینے سے نیت نہیں ہوگی۔
4. کسی بھی عمل خیر میں اچھی نیت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جا رہا ہے دل اُس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو اور وہ عمل رِضَائِےِ اَلْہٰی عَزَّوَجَلَّ کے لیے کیا جا رہا ہو، اس نیت سے عبادت کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا ان سب سے نیت کو سوں دور ہے کیونکہ نیت اس بات کا نام ہے کہ دل اس کام کو کرنے کے لیے بالکل تیار ہو یعنی عزم مُصَمَّم اور پکا ارادہ ہو۔
5. جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں اُسے شروع میں بہ تکلف اس کی عادت بنانی پڑے گی، مطلوبہ نیک کام شروع کرنے سے کچھ رُک کر موقع کی مناسبت سے سر جھکائے، آنکھیں بند کئے ذہن کو مختلف خیالات سے خالی کر کے نیتوں کے لئے یکسو رُک ہو جانا مُنْفِید ہے، ادھر ادھر نظریں گھماتے، بدن سہلاتے، کھجاتے، کوئی چیز رکھتے اُتھاتے یا جلد بازی کے ساتھ نیتیں کرنا چاہیں گے تو شاید نہیں ہو پائیں گی۔ نیتوں کی عادت بنانے کے لیے ان کی اہمیت پر

نظر رکھتے ہوئے آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے ص ۳)

## نیت کی اہمیت پر فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

آئیے نیت کی اہمیت دل میں اُجاگر کرنے کے لیے "چل مدینہ" کے سات حروف کی نسبت سے اچھی نیت کی فضیلت پر مبنی 7 فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔

1. فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے اُسی ہے جس کی وہ نیت کرے۔
2. نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔
3. اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ آئیے مزید سنئے
4. پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کرے گی۔ سُبْحَانَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ
5. مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اللهُ عَزَّوَجَلَّ آخرت کی نیت پر دنیا عطا فرمادیتا ہے لیکن دُنیا کی نیت پر آخرت عطا فرمانے سے انکار کر دیتا ہے۔
- اللَّهُ أَكْبَرُ! اچھی اچھی نیتوں کے متعلق فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُن رہے ہیں: آئیے مزید فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سنئے اور اچھی اچھی نیتیں کرنے کا ذہن بنائیے۔
6. مکہ مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا سچی نیت عرش سے متعلق ہے پس جب کوئی بندہ سچی نیت کرتا ہے تو عرش ہلنے لگ جاتا ہے، پھر اُس بندے کو بخش دیا جاتا ہے۔
7. جس نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی۔

اچھی اچھی نیتوں کا ہو خدا جذبہ عطا

بندہ مخلص بنا کر عفو میری ہر خطا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیث مبارکہ سے نیت کی اہمیت و فضیلت معلوم ہوئی۔ لہذا ہمیں بھی حصولِ ثواب کی خاطر ہر جائز و نیک کام سے قبل اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہیے تاکہ ہمارے نامہ اعمال میں اس کی برکت سے ثواب کا ذخیرہ اکٹھا ہو تار ہتا ہے۔

## مباح کام اچھی نیت سے عبادت ہو جاتا ہے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بہت سارے کام مباح ہیں، مباح اُس جائز عمل یا فعل (یعنی کام) کو کہتے ہیں جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو یعنی ایسا کام کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ۔ مثلاً کھانا پینا، سونا، ٹہلنا، دولت اکھنی کرنا، تحفہ دینا، عمدہ یا زائد لباس پہننا وغیرہ کام مباح ہیں۔ اگر تھوڑی سی توجہ دی جائے تو مباح کام کو عبادت بنا کر اُس پر ثواب کمایا جاسکتا ہے، اس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مُجِدِّ دین و ملت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہر مباح (یعنی ایسا جائز عمل جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو) نیتِ حسن (یعنی اچھی نیت) سے مُستحب ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مَخرَج ج ۸ ص ۴۵۲) فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: مباحات (یعنی ایسے جائز کام جن پر نہ ثواب ہو نہ گناہ ان) کا حکم الگ الگ نیتوں کے اعتبار سے مختلف ہو جاتا ہے، اس لیے جب اس سے (یعنی کسی مباح سے) طاعات (یعنی عبادات) پر قوت حاصل کرنا یا طاعات (یعنی عبادات) تک پہنچنا مقصود ہو تو (یہ مباحات یعنی جائز چیزیں بھی) عبادات ہوں گی مثلاً کھانا، پینا، سونا، حصول مال۔۔۔۔۔ (ایضاً ج ۷ ص ۱۸۹، رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۷۵)

## مباح کام میں اچھی نیتیں نہ کرنے والے نقصان میں ہیں

اگر کوئی مباح کام بُری نیت سے کیا جائے تو بُرا ہو جائے گا اور اچھی نیت سے کیا جائے تو اچھا اور کچھ بھی نیت نہ ہو تو مباح رہے گا اور قیامت کے حساب میں دُشواری درپیش ہوگی۔ لہذا متفہم نہ رہیے کہ ہر مباح کام میں کم از کم ایک آدھ اچھی نیت کر ہی لیا کرے، ہو سکے تو زیادہ نیتیں کرے کہ جتنی اچھی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا۔ نیت کا یہ بھی فائدہ ہے کہ نیت کرنے کے بعد اگر وہ کام کسی وجہ سے نہ کر سکا تب بھی نیت کا ثواب مل جائے گا جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (صحیح مسلم، ص ۷۹ حدیث ۱۳۰)

## نیت نہ کرنے کے نقصان اور کرنے کے فائدے

مُحَقِّق عَلَی الاطلاق، حَتمُ المُحَرِّثِین، حضرت علامہ شیخ عبدالحق مُحَرِّثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: روایت میں آیا ہے "جب فرشتے بندوں کے اعمال ناموں کو آسمانوں پر لے جاتے اور دربارِ الہی میں پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یعنی اس نامہ اعمال کو پھینک دو، اس نامہ اعمال کو پھینک دو۔ فرشتے عَرَض کرتے ہیں: یا اللہ! تیرے اس بندے نے جو نیک اعمال کیے ہیں ان کو ہم نے دیکھ اور سُن کر لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اس

بندے نے ان اعمال میں میری رضا کی نیت نہیں کی تھی اس لیے یہ میرے دربار میں مقبول نہیں۔ پھر ایک دوسرے فرشتے کو اللہ تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے کہ فلاں بندے کے نامہ اعمال میں فلاں فلاں عمل لکھ دے، فرشتہ عرض کرتا ہے: یا اللہ! یہ عمل تو اس بندے نے نہیں کیا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: گو اس نے یہ عمل نہیں کیا مگر اس کی نیت تو اس عمل کے کرنے کی تھی اس لیے میں اس کی نیت پر اس کو اس عمل کا اجر دوں گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۵۴ رقم ۲۵۴۸ وغیرہ) حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیْ مزید فرماتے ہیں: حدیث مبارکہ میں یہ بھی آیا ہے، یعنی "مؤمن کی نیت افس کے عمل سے بہتر ہے۔" (الْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ ج ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) ظاہر ہے کہ نیک عمل پر تو ثواب اسی وقت ملے گا جب کہ نیت اچھی ہو اور اگر نیت بُری ہو تو نیک عمل پر کوئی ثواب نہیں، مگر اچھی نیت پر تو بہر حال ثواب ملے گا خواہ عمل کرے یا نہ کرے۔ اس لیے کہ مؤمن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ اسی لیے بعض بزرگان دین رَحْمَةُ اللہِ الْعَمِیْن نے فرمایا ہے:

### "اچھی نیت کا اچھا اور بُری نیت کا بُرا پھل"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اچھی نیت اچھا اور بُری نیت بُرا پھل لاتی ہے بلکہ بسا اوقات بُری نیت کا بُرا پھل ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہو جاتا ہے اس ضمن میں دو حکایات پیش خدمت ہیں چنانچہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں: ایک بادشاہ ایک بار اپنی سلطنت کے دورے پر نکلا اس دوران ایک شخص کے پاس اُس کا قیام ہوا، (میزبان بادشاہ کو جانتا تھا) میزبان نے شام کو اپنی گائے کو دوا ہوا بادشاہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس سے 30 گایوں کے برابر دودھ نکلا، اُس نے دل ہی دل میں وہ انوکھی گائے چھین لینے کی بُری نیت کر لی۔ دوسرے روز شام کو اُس گائے سے آدھا دودھ نکلا بادشاہ نے تعجب کا اظہار کیا تو میزبان کہنے لگا: "بادشاہ نے اپنی رعایا کے ساتھ ظلم کی نیت کی ہے جس کی نخواست سے آج دودھ آدھا ہو گیا ہے کہ جب بادشاہ ظالم ہو تو برکت ختم ہو جاتی ہے۔" یہ حیرت انگیز انکشاف سُن کر بادشاہ نے انکھی گائے ظلماً چھین لینے کی نیت ختم کر دی۔ چنانچہ دوسرے دن گائے نے پھر اتنا ہی دودھ دیا جتنا پہلے دیا تھا۔ اس واقعے سے بادشاہ کو بہت عبرت حاصل ہوئی اور اُس نے اپنی رعایا پر ظلم کرنا بند کر دیا۔

(مخص از شعب الایمان ج ۲ ص ۵۳ رقم ۷۴۷۷)

## گنے کا ٹھنڈا میٹھا رس

ایران کے بادشاہوں کا لقب پہلے "کینسرای" ہوا کرتا تھا جس طرح مصر کے تمام بادشاہ "فرعون" کہلاتے تھے۔ ایک بار ایک بادشاہ کسرای اپنے لشکر سے بچھڑ کر کسی باغ کے دروازے پر جا پہنچا، اُس نے پینے کے لیے پانی مانگا تو ایک بچی گنے کا ٹھنڈا میٹھا رس لے آئی بادشاہ نے پیا تو بہت لذیذ تھا، اُس نے بچی سے استفسار کیا (یعنی پوچھا): کیسے بناتی ہو؟ اُس نے بتایا کہ اس باغ میں بہت اعلیٰ قسم کے گٹوں کی پیداوار ہوتی ہے، ہم اپنے ہاتھوں سے گنے نچوڑ کر رس نکال لیتے ہیں بادشاہ نے ایک اور گلاس کی فرمائش کی، وہ لینے گئی، اسدوران بادشاہ کی نیت خراب ہو گئی اور اُس نے طے کر لیا کہ میں یہ باغ زبردستی لے کر دوسرا باغ ان کو دے دوں گا۔ اتنے میں وہ بچی روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی: ہمارے بادشاہ کی نیت خراب ہو گئی ہے۔ بادشاہ بولا! تمہیں اس کا کیسے علم ہوا؟ کہنے لگی "پہلے باسانی رس نچر دجاتا تھا لیکن اب کی بار خوب زور لگانے کے باوجود بھی میں رس نہیں نکال سکی۔" بادشاہ نے فوراً باغ چھیننے کی بڑی نیت ترک کر دی اور کہا: ایک بار پھر جاؤ اور کوشش کرو چنانچہ وہ گئی اور باسانی رس نکال کر لانے میں کامیاب ہو گئی۔

(حیاء الحيوان الكبرى ج ۱ ص ۲۱۲، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم لابن الجوزی ج ۱۳ ص ۳۱۰)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے بڑی نیت کا بڑا انجام ملاحظہ کیا ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی کوئی نیک و جائز کام کریں تو اچھی اچھی نیتیں بھی کر لینی چاہیے اور بڑی نیتوں سے بچتے رہنا چاہیے اسی طرح جب کسی سنت وغیرہ پر عمل کرنے کا موقع ملے تو اُس وقت دل میں نیت حاضر ہونی ضروری ہے مثلاً کپڑے پہنتے وقت پہلے سیدھی آستین میں ہاتھ ڈالا، یا اتارتے وقت اٹلی آستین سے پہل کی، اسی طرح جوتے پہننے، اُتارنے میں حسبِ عادت یہی ترکیب بنی، یہ سب سنتیں ہیں مگر عمل کرتے وقت سنت پر عمل کی بالکل ہی نیت دل میں نہیں تھی تو یہ عمل "عبادت" نہیں "عادت" کہلائے گا سنت کا ثواب نہیں ملے گا۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آئیے اب "دارالافتاء اہلسنت" کا نیت کے متعلق ایک معلوماتی فتویٰ ملاحظہ فرمائیے:

بے شک بغیر نیت کے کسی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا بلکہ اس طرح یہ (بلا نیت کی جانے والی) عبادتیں "عادتیں" بن جاتی ہیں۔ کسی عمل خیر میں نیت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جا رہا ہے دل اُس کی طرف متوجہ ہو اور وہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا جا رہا ہو، اس نیت سے عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے اس سے پتہ چلا کہ دل کا متوجہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر ہونا ہی نیت ہے اور اسی سے عبادت اور عادت میں فرق ہوتا ہے لہذا اگر عبادت میں نیت کر لی جائے تو ثواب ملتا ہے اور اگر نیت نہ کی جائے تو عمل عادت بن جاتا ہے اور اُس پر ثواب بھی



نہیں ملتا جیسا کہ حضرت علامہ علی قاری عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِي فرماتے ہیں: یعنی نیت کے لغوی معنی ہیں: "قصد اور ارادہ" اور شرعی معنی ہیں: جو عمل کرنے لگے ہیں، دل کو اُس کی طرف مُتَوَجِّہ کرنا اور وہ عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے کیا جا رہا ہو اور نیت سے "عبادت" اور "عادت" میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (مرآة المفاتیح ج ۱ ص ۹۴) لیکن اس کے ساتھ یہ یاد رہے کہ بہت سے اعمال ایسے ہیں کہ جن کو ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ محض عادت کے طور پر کر رہے ہیں حالانکہ اس میں بھی "عبادت کی نیت" موجود ہوتی ہے اور اس کا احساس اس لیے کم ہوتا ہے کہ ابتداءً بِالطَّوْرِ خاص جس قدر تَوَشُّؤُہ دی جاتی ہے وہ بار بار عمل کرنے کی وجہ سے برقرار نہیں رہتی۔ ہاں اصلاً (یعنی بالکل) ہی نیت کچھ نہ ہو تو

اُس پر واقعی کوئی ثواب نہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے نیت کی بَرَکَت سے ایک مُباح کام جسے ہم عادت کے طور پر کرتے ہیں اگر یہ کام انجام دینے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لی جائیں تو یہ ہماری عادت عبادت بن جائے گی اور ہمارے نامہ اعمال میں ڈھیروں نیکیاں لکھی جائیں گی۔ لہذا سمجھو اور وہی ہے جو ثواب اکٹھا کرنے کے لیے اچھی اچھی نیتیں کرتا رہے۔ ہمارے لیے بزرگانِ دین رَحْمَتُهُمُ اللهُ الْعَمِيْن بھی ہر جائز و نیک کام سے پہلے نیتیں کیا کرتے تھے چنانچہ

حضرت سیدنا سفيان ثوري عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي نے فرمایا: جیسے سلف (یعنی پہلے کے مسلمان) علم حاصل کرتے تھے اسی طرح عمل کے لیے علم نیت بھی سیکھتے تھے۔ (قُوْتُ الْقُلُوْب ج ۲ ص ۲۷۴) حضرت سیدنا عمری سَقَطِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے فرمایا: "خُلُوْصِ نِيَّتِ (اچھی نیت) کے ساتھ دور کعتیں پڑھنا تیرے لیے ستر احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔" یا یہ فرمایا کہ

"سات سو احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔" (قُوْتُ الْقُلُوْب ج ۲ ص ۲۷۴)

حضرت سیدنا ابنِ مبارک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے فرمایا: کئی چھوٹے عمل ایسے ہیں جن کو نیت بڑا عمل بنا دیتی ہے۔" ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں: میں ہر کام میں نیت پسند کرتا ہوں حتیٰ کہ کھانے، پینے، سونے اور بیت الخلاء میں داخل ہونے کے لیے بھی۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۹۸)

جی ہاں ایک صاحب چھت پر بال بنا رہے تھے، انہوں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ میری کنگھی لانا۔ عورت نے پوچھا: کیا آئینہ بھی لیتی آؤں؟ وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ہاں۔ کسی سننے والے نے جواب فوراً نہ دینے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میں نے ایک نیت کے ساتھ اپنی زوجہ کو کنگھی لانے کے لیے کہا تھا، جب انہوں نے آئینہ لانے کا پوچھا تو اُس وقت آئینے کے سلسلے میں میری کوئی نیت نہ تھی لہذا میں نے نیت بنانے کے لیے غور و فکر کیا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نیت عنایت فرمائی اس پر میں نے کہہ دیا: ہاں۔ وہ بھی لے آئیے۔ (قُوْتُ الْقُلُوْب ج ۲ ص ۲۷۴)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال، محمد الیاس عطار قادری، رَضَوِی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ نے نیت کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور آخرت کے لیے ثواب اکٹھا کرنے کے لیے نیتوں کے بارے میں ایک مایہ ناز رسالہ بنام "ثواب بڑھانے کے نسخے" مرتب فرمایا۔ آپ نے اس رسالے میں "72 کاموں کی مختلف نیتیں" لکھیں ہیں۔ لہذا ہمیں بھی حصولِ ثواب کی خاطر حسبِ حال یعنی اپنی اُس وقت کی قلبی کیفیت اور موقع کی مناسبت سے نیتیں کرنی چاہیے، تاہم علمِ نیت رکھنے والا ان میں اضافہ کر سکتا ہے۔ آئیے اس رسالے سے چند کاموں کی اچھی اچھی نیتیں سُنئے ہیں

## صبح سویرے یہ نیت کر لیجئے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمیں ہر صبح سویرے یہ نیت کر لینی چاہیے کہ: "آج کا دن آنکھ، کان، زبان اور ہر عُضْو (یعنی جسم کے ہر حصے) کو گناہوں اور فضولیات سے بچتے ہوئے نیکوں میں گزاریں گی۔" (ثواب بڑھانے کے نسخے)

## پانی پینے کی نیتیں

- ☆ عبادت پر ثبوت کے لیے طاقت حاصل کروں گی۔
- ☆ گلاس بھرنے اور پینے کے دوران ایک قطرہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گی۔
- ☆ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر اُجالے میں، دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے، چُوس چُوس کر، تین سانس میں پیوں گی۔
- ☆ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہوں گی۔
- ☆ گلاس میں بچے ہوئے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں پھینکوں گی۔

## وضو کی نیتیں

- ☆ تحمّ اِلیّی بجالاتے ہوئے وضو کرتی ہوں۔
- ☆ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہوں گی۔
- ☆ اکروہات اور پانی کے اسراف سے بچوں گی۔
- ☆ فرائض، سُنن اور مُستحَبّات کا خیال رکھوں گی۔
- ☆ ہر عُضْو دھونے کے دوران دُرود شریف پڑھوں گی۔
- ☆ فارغ ہو کر یہ دُعا: "اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَابِیْنِ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔" ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنا دے اور مجھے پاکیزہ لوگوں میں شامل کر دے۔"
- ☆ آسمان کی طرف دیکھ کر کلمہ شہادت اور سورۃ القدر پڑھوں گی۔